اجزا یہ ہوتے ہیں ۔ (۱) ہاں یہ بات ایک حد تک درست ہے۔ (۲) مگر ایسا کہاں نہیں ہوتا اور کون بچ سکتا ہے۔ (۳) تاہم کوشش کرنی چاہیے کہ یہ حالات بہتر ہوجائیں۔ "ہاں" "مگر" "تاہم" کی شکل میں ایک گونہ تضاد بیانی کی یہ مثلث بار بار سامنے آنے کی وجہ سے پریشان کرتی ہے۔ ایک تحریکِ تغیر و انقلاب کے کسی داعی یا نقیب کے لئے ایسا کمزور لہجہ موزوں نہیں لگتا۔

دوسری چیز جس نے مجھے حیران کیا' یہ ہے کہ کتاب کی مجموعی حیثیت میں اسکے تعارفی یا تقریبی صفحوں میں نہایت اہمل اور بے جوڑ طور پر ثبات و تغیر کے مسئلے پر چند سطور شامل کی گئی ہیں اور ان کے لئے زبان بھی ایسی استعمال کی گئی ہے جس سے ردِ عمل کیفیت نمایاں ہے۔ یہ بحث ایک جامع مضمون چاہتی ہے کہ منکرینِ حدیث ' مغرب زدگان' اسلام گریز اکابر و خواتین وغیرہ بھی زمانے کے ساتھ تغیرِ دین کی آواز اٹھاتے ہیں "آخر ان میں اور ہم میں کیا فرق ہے۔ نیز کتاب و سنت' اجماع صحابہ ' مسلک اسلاف ' جماعت کے دستور ' اس کے اعلان کردہ غیر متبدل اصولوں ' اسکی راسخ شدہ روایتوں (یہ دائرہ معروف) اور نظائر و شعائر نیز جماعت و تحریک کے معروفِ عام تشخص و معلومِ عام مزاج کے خلاف کن حالات میں کس حد تک اور کس احتیاط سے تبدیلیاں کرنی چاہئیں ۔ اس پہلو سے اگر کسی گروہ کی پالیسی بہت زیادہ سیال ہوجائے تو اس کا وقار نہیں رہتا۔ اتنے اہم اور نازک موضوع کے متعلق دو فقرے کسی مختلف مبحث میں پیوند کر دینا مفید نہیں ہوسکتا۔

یہ باتیں نہایت خلوص سے کہی گئی ہیں اور یہ ثبوت ہیں اس کا کہ کتاب کو میں نے پڑھا ہے۔ (بہت سے نوٹس چھوڑ دیے ہیں) مگر ان کا منشا ہرگز یہ نہیں کہ اتنی اچھی کتاب کی قدر و قیمت میں کچھ بھی کمی کی جائے۔ بلکہ میں دعوت اسلامی و تحریک حق کے لئے کام کرنے والوں کو متوجہ کروں گا کہ وہ اسے خصوصی اہمیت سے پڑھیں۔ فکری اور عملی دونوں میدانوں میں برادرم خرم جاہ مراد جیسی درخشاں شخصیتیں کہاں ملیں گی۔

---------- ○ ----------

پاکستان اکیسویں صدی کی جانب : از ڈاکٹر محمد فاروق خان' مردان ' باہتمام ادارۂ تکبیر کراچی ۔ کاغذ 'طباعت (کمپیوٹری) اور رنگین دبیز سرورق عمدہ۔ صفحات ۳۰۴ ۔ قیمت ۶۰ روپے۔

مجھے اس کتاب کو پڑھ کر مسرت ہوئی کہ ہمارے ہاں ایسے نوجوان ہیں جو پاکستان کی تعمیرو ترقی کے لئے اسکے مسائل پر غور کرتے ہیں ۔ خصوصا ڈاکٹر محمد فاروق خان جن کا اصل دائرہ کار

نفسیاتی معالجہ ہے' انہوں نے اس کتاب میں تقریباً ان تمام مسائل کو اپنے مطالعہ و شعور کی قوت سے پیش کردیا ہے جو پاکستان کو ایک فلاحی مملکت کے درجے تک پہنچنے کے لئے اپنا حل چاہتے ہیں۔

جذبات اچھے ہیں ' ان کا نقطۂ نظر خاصا محققانہ ہے' مگر اختلاف کے بعض اہم مقامات بھی سامنے آتے ہیں۔ مغربی ترقی کے دونوں پہلوؤں کا بہت اچھا نقشہ بیان کیا گیا ہے۔

ملک میں سرمایہ دارانہ ارتکاز' در آمدات و برآمدات ' صنعتی صورت حال ' ٹیکسیشن سسٹم ' غیر ملکی قرضہ ' رشوت اور سفارش ' سیاسی نظام ' زرعی نظام ' نظام صحت ' نظام تعلیم ' قوم اور قومیتیں اور صوبائی خودمختاری 'عدالتی نظام 'بیوروکریسی ' خارجہ پالیسی کے جو حالات پائے جاتے ہیں اس کا جائزہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان احوال و واردات کی تشکیلِ نو کے لئے ڈاکٹر صاحب نے تجاویز بھی دی ہیں۔

ان کی تجاویز میں بہت سے مثبت امور اچھے بھی ہیں ' نئے خیالات بھی ہیں ' مگر بعض معاملات میں انہوں نے اسلامی اصول و مقاصد کو درست طور پر نہ سمجھنے کی وجہ سے کچھ ایسے امور پیش کیے ہیں جن پر انہیں از سرِ نو غور و تحقیق کرنی چاہیے۔

اس کتاب کا ایک باب اسلامائزیشن کا طریقِ کار ہے۔ اس موضوع پر اوروں نے بھی مختلف طریقے لکھے ہیں ' ڈاکٹر صاحب نے بھی ایک خاکہ پیش کیا ہے۔ اربابِ نظر محکم اسلامی نظریات کی بنیادوں پر اس باب کا جائزہ لے سکتے ہیں۔

کتاب بہ ہرحال خیال انگیز اور پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کے لئے سوچنے پر اکساتی ہے۔

ہفت روزہ آئین کے ۶ خاص نمبر، مدیر جناب مظفر بیگ (و دیگر مشیران و معاونین)۔ دفتر اشاعت: نسیم مارکیٹ ' ۲۱ ریلوے روڈ (نزد میو ہسپتال) لاہور ۵۴۰۰۰۔

ماہنامہ آئین بڑے بڑے سائز کے ۶ ضخیم نمبر (بعد میں فیصلہ ہوا کہ آٹھ) جن میں سے ہر ماہ ایک نکلتا ہے' ان کا موضوع "جماعت اسلامی کے ۵۰ سال" ہے ۔ مظفر بیگ اور ان کے ہم قدموں اور ہم قلموں نے بڑی محنت سے ہر خاص شمارے میں جماعتِ اسلامی کے دورِ رفتہ کے ماہ و سال کو تازہ کر دیا ہے۔ تمام واقعات قاری کے سامنے کھڑے ہوجاتے ہیں ' کاروانِ تحریک کی حرکت ' رفتار اور اسکے راستے کے خم و پیچ اور نشیب و فراز ایک فلم کی طرح سے نظر کے